شیعوں کا رد

از

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش الرضا پبلیکیشن ۳۷ میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۳

شائع کردہ رضا اکیڈمی ۵۲ ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

رسالہ

ردّ الرفضہ

(شیعوں کا رد)

تصنیف

اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت مجدد دین وملت

مولانا شاہ احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بفیضِ حضور مفتیٔ اعظم علامہ حضرت شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضا اکیڈمی

۵۲ ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹
فیکس: ۶۶۶۵۹۲۳۶ فون: ۶۶۳۴۲۱۵۶_۰۲۲

سلسلہ اشاعت ۱۲۳
سنِ اشاعت ۱۴۱۸ھ

ابتدائیہ

از رشحاتِ قلم: مفتی محمود اختر القادری۔ مفتی سنی دار العلوم محمدیہ بمبئی ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ستفترق امتی ثلاثا وسبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ (یہ امت تہتر فرقہ ہوجائے گی صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی) کے تحت بہت سے باطل اور گمراہ فرقے پیدا ہوچکے ہیں اور بہت سے ظاہر ہوں گے۔ انھیں باطل فرقوں میں ایک قدیم ترین فرقہ رافضی بھی ہے۔ جو اپنے آپ کو شیعہ کہتا ہے۔ یہ فرقہ صحابہ کرام خصوصاً خلفاء ثلاثہ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی شان میں نہایت گستاخ ہے۔ یہاں تک کہ انھیں گالیاں دینا ان کا عام شیوہ ہے بلکہ چند صحابہ کرام کے علاوہ تمام کو معاذ اللہ کافر و منافق قرار دیتا ہے اور حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی خلافت راشدہ کو خلافت غاصبہ کہتا ہے۔

اس فرقہ باطلہ کا بانی ابن سبا یہودی ہے جو امت مسلمہ میں تفرقہ ڈالنے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے عہدِ خلافتِ عثمانی میں بظاہر مسلمان ہوا اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق خوب غلو کرنے لگا یہانتک کہ لوگوں کو یہ باور کرانے لگا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلافت و امامت کا حق صرف حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا تھا۔ مگر خلفاء ثلاثہ ایک سازش کے تحت اس منصب پر بٹھائے گئے۔ یہی نہیں بلکہ اس نے بعض لوگوں سے یہ تک کہدیا کہ معاذ اللہ نبوت و رسالت کے لئے

اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کو منتخب کیا تھا مگر جبرئیل علیہ السلام غلطی سے وحی لیکر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے (العیاذ باللہ تعالیٰ) غرضیکہ ابن سبا نے اسی طرح کی گمراہ کن، فتنہ پرور اور شاطرانہ باتیں لوگوں میں پھیلا کر شیعیت کی بنیاد رکھی اور آج تک شیعوں کے بنیادی عقائد ابن سبا کی انھیں خرافات پر مبنی ہیں۔

امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے عظیم الشان مجددانہ کارناموں سے آج دنیائے اسلام خوب اچھی طرح آشنا ہے۔ آپ نے جہاں دلائل و براہین سے عقائد حقہ کی صحیح ترجمانی فرمائی ہے وہیں فرقہ باطلہ کے فاسد و گمراہ کن اور ایمان سوز عقائد کا رد بلیغ بھی فرمایا ہے۔ آپنے دیگر باطل فرقوں کی طرح شیعہ کا بھی اپنے مخصوص انداز میں سخت رد فرمایا اور ان کی تردید میں کثیر رسائل اور بہت سارے فتاوی تحریر فرمائے۔ زیر نظر رسالہ "رد الرفضۃ" شیعوں کے رد میں ایک مختصر رسالہ ہے مگر دریا کو کوزے میں سمونے کے مصداق صرف ۱۷ سترہ صفحات پر مشتمل اس فتوی میں کتب متداولہ سے ایک سو اٹھارہ ۱۱۸ حوالجات پیش فرما کر یہ ثابت کر دیا کہ

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعدا سے کہد خیر منائیں نہ شر کریں

برادران اہلسنت سے پر خلوص درخواست ہے کہ اس رسالہ کا بغور مطالعہ فرمائیں اور پھر فیصلہ کریں کہ کیا ایسے لوگوں سے رشتہ داری و تعلقات قائم کرنا جائز ہوسکتا ہے۔ انھیں لڑکیاں دینا یا ان کی لڑکیاں لینا حلال ہوگا؟۔

رب قدیر اپنے حبیب پاک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں مسلمانوں کو حق سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مفسدین کے شرور سے ان کی حفاظت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

احقر محمود اختر القادری عفی عنہ
سنی دار العلوم محمدیہ بمبئی ۳
۷ ر جمادی الاخری ۱۴۱۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ

از سیتاپور مرسلہ جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۱۹ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیا ان کے بعض بنی عم رافضی تبرائی ہیں۔ وہ عصبہ بن کر در بنہ سے ترکہ لینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ روافض کے یہاں عصبہ اصلاً نہیں۔ اس صورت میں وہ مستحق ارث ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب

الحمد للہ الذی ھدانا وکفانا واوانا عن الرفض والخروج وکل بلاء نجانا والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولٰنا وملجانا ومانا محمد وآلہ وصحبہ الاولین ایماناً والاحسنین احساناً والاکثین ایقاناً آمین۔

صورت مستفسرہ میں یہ رافضی ان مرحومہ سیدہ سنیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں پا سکتے اصلاً کسی قسم کا استحقاق نہیں رکھتے اگرچہ بنی عم نہیں خاص حقیقی بھائی بلکہ اس سے بھی قریب رشتے کے کہلاتے۔ اگرچہ وہ عصوبت کے منکر نہ بھی ہوتے کہ ان کی محرومی دینی اختلاف کے باعث ہے۔ سراجیہ میں ہے۔

موانع الارث اربعۃ (الی قولہ) واختلاف الدینین۔ تحقیق مقام وتفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام وخلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور سائر ائمہ ترجیح وفتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے درمختار مطبوعہ مطبع ہاشمی صفحہ ۶۴ میں ہے۔ ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ کفر بھا کقولہ ان اللہ تعالٰی جسم کالاجسام او انکر صحبۃ الصدیق۔

اگر ضروریات دین سے کسی چیز کا منکر ہے تو کافر ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالٰی اجسام کے مانند جسم ہے۔ یا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا طحطاوی کی حاشیۂ در مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۲۴۴ میں ہے۔ وکذا خلافتہ اور ایسی ہی آپ کی خلافت کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ فتاویٰ خلاصہ قلمی کتاب الصلوٰۃ فصل ۱۵ اور خزانۃ المفتین قلمی کتاب الصلوٰۃ فصل فی ما یصح الاقتداء بہ ومن لا یصح میں ہے الرافضی ان فضل علیا علی غیرہ فھو مبتدع ولو انکر خلافۃ الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ فھو کافر۔

رافضی اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو سب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے۔ اور اگر خلافت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے۔ فتح القدیر شرح ہدایہ مطبع مصر جلد اول صفحہ ۲۴۸، اور حاشیۂ تبیین العلامۃ احمد الشلبی مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۱۳۵ میں ہے فی الروافض من فضل علیا علی الثلٰثۃ فمبتدع وان انکر خلافۃ الصدیق او عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فھو کافر، رافضیوں میں جو شخص مولیٰ علی کو خلفائے ثلٰثہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے افضل کہے گمراہ ہے۔

اور اگر صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے۔ وجیز امام کردری مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۳۱۸ میں ہے۔ من انکر خلافۃ ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ فھو کافر فی الصحیح ومن انکر خلافۃ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فھو کافر فی الاصح۔ خلافت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا منکر کافر ہے یہی صحیح ہے اور خلافت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا منکر بھی کافر ہے یہی صحیح تر ہے۔ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۱۳۴ میں ہے۔ قال المرغینانی تجوز الصلٰوۃ خلف صاحب ھوی وبدعۃ ولا تجوز خلف الرافضی والجھمی والقدری والمشبھۃ ومن یقول بخلق القراٰن حاصلہ ان کان ھوی لا یکفر بہ صاحبہ تجوز مع الکراھۃ والا فلا۔ امام مرغینانی نے فرمایا بدمذہب بدعتی کے پیچھے نماز ادا ہو جائے گی۔ اور رافضی وغیرہ کے پیچھے ہوگی ہی نہیں اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر اس بدمذہبی کے باعث وہ کافر نہ ہو تو نماز اس کے پیچھے کراہت کے ساتھ ہو جائے گی۔ ورنہ نہیں۔ فتاویٰ عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلد

اول ص۸۴ میں اس عبارت کے بعد ہے۔ ھکذا فی التبیین والخلاصۃ وھو الصحیح ھکذا فی البدائع۔ ایسا ہی تبیین الحقائق و خلاصہ میں ہے اور یہی صحیح ہے ایسا ہی بدائع میں ہے اسی کی جلد۳ ص۲۶۳ اور بزازیہ جلد۳ ص۳۱۹ اور اشباہ قلمی فن ثانی کتاب السیر اور الحاق الابصار والبصائر مطبع مصر ص۱۸۷ اور فتاوی القرویہ مطبع مصر جلد اول ص۲۵ اور واقعات المفتین مطبع مصر ص۳ سب میں فتاوی خلاصہ سے ہے۔ الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنھما والعیاذ باللہ تعالیٰ فھو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالیٰ وجھہ علی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا یکون کافرا الا انہ مبتدع۔ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو معاذ اللہ برا کہے کافر ہے۔ اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل بتائے تو کافر نہ ہوگا مگر گمراہ ہے۔ اسی کے صفحہ مذکورہ اور برجندی شرح نقایہ مطبوعہ لکھنؤ جلد۴ ص۲ میں فتاوی ظہیریہ سے ہے۔ من انکر امامۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر وعلی قول بعضھم ھو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انہ کافر وکذلک من انکر خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی اصح الاقوال۔ امامت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے۔ اور بعض نے کہا بدمذہب ہے کافر نہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے۔ اسی طرح خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی صحیح تر قول میں کافر ہے۔ وجیز میں فتاوی بزازیہ سے ہے ویجب اکفارھم باکفار عثمان وعلی وطلحۃ وزبیر وعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم، رافضیوں اور ناصبیوں اور خارجیوں کو کافر کہنا واجب ہے۔ اس سبب سے کہ وہ امیر المومنین عثمان و مولیٰ علی و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہتے ہیں۔

بحر الرائق مطبوعہ مصر جلد۵ ص۱۳۱ میں ہے۔ یکفر بانکارہ امامۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح کانکارہ خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ علی الاصح۔ اصح یہ ہے کہ ابوبکر یا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی امامت و خلافت کا منکر کافر ہے۔ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول ص۱۰۵ میں ہے۔ الرافضی ان فضل علیا فھو مبتدع

وان انکر خلافۃ الصدیق فھو کافر۔ رافضی اگر صرف تفضیلیہ ہو تو بدمذہب ہے اور اگر خلافت صدیق کا منکر ہو تو کافر ہے اسی کے ص۱۳۱ میں ہے۔ یکفر بانکارہ صحبۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبانکارہ امامتہ علی الاصح وبانکارہ صحبۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح۔ جو شخص ابی بکر صدیق کی صحابیت کا منکر ہو وہ کافر ہے یونہی جو ان کے امام برحق ہونے کا انکار کرے مذہب اصح میں کافر ہے۔ یونہی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار قول اصح پر کفر ہے۔ غنیہ شرح منیہ مطبوعہ قسطنطنیہ ص۵۱۴ میں ہے۔ المراد بالمبتدع من یعتقد شیئا علی خلاف ما یعتقدہ اھل السنۃ والجماعۃ وانما یجوز الاقتداء بہ مع الکراھۃ اذا لم یکن ما یعتقدہ یؤدی الی الکفر عند اھل السنۃ اما لو کان مؤدیا الی الکفر فلا یجوز اصلا کالغلاۃ من الروافض الذین یدعون الالوھیۃ لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ او ان النبوۃ کانت لہ فغلط جبریل ونحو ذلک مما ھو کفر وکذا من یقذف الصدیقۃ او ینکر صحبۃ الصدیق او خلافتہ او یسب الشیخین۔ بدمذہب سے وہ مراد ہے جو کسی بات میں اہلسنت وجماعت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو اور اس کی اقتداء بکراہت کے ساتھ اس حال میں جائز ہے جب اس کا عقیدہ اہلسنت کے نزدیک کفر تک پہنچتا ہو۔ اگر کفر تک پہنچائے اصلا جائز نہیں جیسے غالی رافضی کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خدا کہتے ہیں یا یہ کہ نبوت ان کے لئے تھی جبرئیل نے غلطی کی اور اسی قسم کی اور باتیں کہ کفر ہیں اور یونہی حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معاذ اللہ اس تہمت ملعونہ کی طرف نسبت کرے یا صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت یا خلافت کا انکار کرے یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے۔ کفایہ شرح ہدایہ مطبع بمبئی جلد اول اور مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق مطبع احمدی ص۳۲ میں ہے۔ ان کان ھوی یکفر اھلہ کالجھمی والقدری الذی قال بخلق القرآن والرافضی الغالی الذی ینکر خلافۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا تجوز الصلوۃ خلفہ۔ بدمذہبی اگر کافر کردے جیسے جہمی اور قدری کہ قرآن کو مخلوق کہے اور رافضی غالی کہ خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انکار کرے اس کے پیچھے نماز جائز ہی نہیں۔ شرح کنز للملا مسکین مطبع مصر جلد اول ص۲۰۸،

حاشیہ فتح المعین میں ہے۔ فی الخلاصۃ یصح الاقتداء باہل الاہواء الا الجہمیۃ والجبریۃ والقدریۃ والرافضی الغالی ومن یقول بخلق القرآن والمشبہۃ وجملتہ ان کان من اہل قبلتنا ولم یغل فی ہواہ حتی لم یحکم بکونہ کافرا تجوز الصلوٰۃ خلفہ وتکرہ والمراد بالرافضی الغالی الذی ینکر خلافۃ ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ خلاصہ میں ہے۔ بدمذہبوں کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔ مگر جہمیہ وجبریہ وقدریہ ورافضی غالی وقائل خلق قرآن ومشبہ اور حاصل یہ کہ اہل قبلہ سے جو اپنی بدمذہبی میں غالی نہ ہو یہاں تک کہ اسے کافر کہا نہ جائے۔ اس کے پیچھے نماز بکراہت جائز ہے۔ اور رافضی غالی سے وہ مراد ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خلافت کا منکر ہو۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح مطبع مصر ص۱۹۸ میں ہے۔

ان انکر خلافۃ الصدیق کفر والحق فی الفتح عمر بالصدیق فی ہذا الحکم والحق فی البرہان عثمان بہما ایضا ولا تجوز الصلوٰۃ خلف منکر المسح علی الخفین او صحبۃ الصدیق ومن یسب الشیخین او یقذف الصدیقۃ ولا خلف من انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ لکفرہ ولا تلتفت الی تاویلہ واجتہادہ۔ یعنی خلافت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا منکر کافر ہے اور فتح القدیر میں فرمایا کہ خلافت فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا منکر بھی کافر ہے۔ اور برہان شرح مواہب الرحمٰن میں فرمایا خلافت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا منکر بھی کافر ہے اور نماز اس کے پیچھے جائز ہی نہیں جو مسح موزہ یا صحابیت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا منکر ہو یا شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما کو برا کہے یا صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر تہمت رکھے اور نہ اس کے پیچھے جو ضروریات دین سے کسی شے کا منکر ہو تو وہ کافر ہے اور اس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اس جانب کہ اس نے رائے کی غلطی سے ایسا کہا نظم الفرائد منظومہ علامہ ابن وہبان مطبوعہ مصر حاشیہ مجیبہ ص۲ اور نسخہ قدیمہ تلمیع المرج وصل من کتاب السیر میں ہے۔ ؎

ومن لعن الشیخین او سب کافر

ومن قال فی الایدی الجوارح اکفر

وصحیح تکفیر منکر خلافۃ ال

عتیق وفی الفاروق ذالک اظہر

جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما پر تبرا کہے یا برا کہے کافر ہے اور جو کہے ید اللہ سے ہاتھ مراد ہے۔ وہ اس سے بڑھ کر کافر ہے۔ اور خلافت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے انکار میں قول صحیح تکفیر ہے۔ اور یہی دربارۂ انکار خلافت فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ اظہر ہے۔

تیسیر المقاصد شرح وہبانیہ العلامہ الشرنبلالی قلمی کتاب السیر میں ہے۔ الرافضی اذا سب ابابکر وعمر رضی اللہ تعالٰی عنہما ولعنہما یکون کافرا وان فضل علیا علیہما لا یکفر وھو مبتدع رافضی اگر شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما کو برا کہے یا ان پر تبرا کہے کافر ہو جائے اور اگر مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو ان سے افضل کہے کافر نہیں گمراہ بدمذہب ہے۔ اسی میں وہیں ہے۔ من انکر خلافۃ ابی بکر الصدیق فھو کافر فی الصحیح وکذا منکر خلافۃ ابی حفص عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ فی الاظہر۔ خلافت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا منکر مذہب صحیح پر کافر ہے۔ اور ایسا ہی قول اظہر میں خلافت فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا منکر بھی۔ فتوٰی علامہ نوح آفندی پھر مجموعہ شیخ الاسلام عبداللہ آفندی پھر مغنی المستفتی عن سوال المفتی پھر عقود الدریہ مطبع مصر جلد اول ص۹۲ میں ہے۔ الروافض کفرۃ جمعوا بین اصناف الکفر منہا انہم ینکرون خلافۃ الشیخین ومنہا انہم یسبون الشیخین سود اللہ وجوہہم فی الدارین فمن اتصف بواحد من ہذہ الامور فھو کافر مطلقا۔ رافضی کافر ہیں طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں۔ از انجملہ خلافت شیخین کا انکار کرتے ہیں۔ از انجملہ شیخین کو برا کہتے ہیں۔ اللہ تعالٰی دونوں جہان میں رافضیوں کا منہ کالا کرے۔ جو ان میں کسی بات سے متصف ہو کافر ہے۔ انہیں میں ہے اما سب الشیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما فانہ کسب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وقال الصدر الشہید من سب الشیخین او لعنہما یکفر شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما کو برا کہنا ایسا ہے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا اور امام صدر شہید نے فرمایا جو شیخین کو برا کہے یا تبرا بکے کافر ہے۔ عقود الدریہ میں بعد نقل فتوائے مذکورہ ہے:

وقد اکثر مشائخ الاسلام من علماء الدولة العثمانیه لا زالت مؤیدة بالنصرة العلیة فی الافتاء فی شان الشیعة المذکورین وقد اشبع الکلام فی ذالک کثیر منهم والفوا فیه الرسائل وممن افتی بنحو ذالک فیهم المحقق المفسر ابو مسعود افندی العمادی ونقل عبارته العلامة الکواکبی الحلبی فی شرحه علی المنظومة الفقهیه المسماة بالفوائد السنیه علماء دولت عثمانیہ کہ ہمیشہ نصرت الٰہی سے مؤید رہے، اُن سے جو اکابر شیخ الاسلام ہوئے انہوں نے شیعہ کے باب میں کثرت سے فتوے دیئے۔ بہتوں نے طویل بیان لکھے اور اسکے بارے میں رسالے تصنیف کئے اور انہیں میں سے جنہوں نے روافض کے کفر وارتداد کا فتویٰ دیا محقق مفسر ابو السعود آفندی عمادی کہ اکثر مفتیانِ دولت علیہ عثمانیہ ایک ہیں اور ان کی عبارت علامہ کواکبی حلبی نے اپنے منظومۂ فقہیہ مسمّٰی بہ فوائد سنیہ کی شرح میں نقل کی۔ اشباہ قلمی فن ثانی باب الردۃ اور اتحاف صـ۱۸۶ اور الفروق جلد اوّل صـ۲۵ اور واقعات المفتین صـ۱۳ سب میں مناقب کردری سے ہے۔ یکفر اذا انکر خلافتهما او یبغضهما لمحبة النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم لهما جو خلافت شیخین کا انکار کرے۔ یا اُن سے بغض رکھے کافر ہے۔ کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ہیں۔ بلکہ بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ رافضی تبرائی ایسے کافر ہیں جن کی توبہ بھی قبول نہیں۔

تنویر الابصار متن درمختار مطبع ہاشمی صـ۳۱۹ میں ہے۔ کل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا الکافر بسب النبی او الشیخین او احدهما۔ ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر وہ جو کسی نبی یا حضرات شیخین یا اُن میں ایک کی شان میں گستاخی سے کافر ہوا۔

اشباہ والنظائر قلمی فن ثانی کتاب السیر اور فتاویٰ خیریہ مطبوعہ مصر جلد اوّل صـ۹۴، ۹۵ اور اتحاف الابصار والبصائر مطبوعہ مصر صـ۱۸۶ میں ہے۔ کافر تاب فتوبته مقبولة فی الدنیا والاخرة الا جماعة الکافر بسب النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم وسائر الانبیاء وبسب الشیخین او احدهما۔ جو کافر توبہ کرے اس کی توبہ دنیا وآخرت میں قبول ہے۔ مگر کچھ کافر ایسے ہیں جن کی توبہ مقبول نہیں ایک وہ جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے۔

ہوا۔ دوسرا وہ کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالٰی عنہما دونوں یا ایک کو بُرا کہنے کے باعث کافر ہوا۔ درمختار میں ہے۔ فی البحر عن الجوهرة معزیا للشهید من سب الشیخین او طعن فیهما کفر ولا تقبل توبته وبه اخذ الدبوسی وابو اللیث وهو المختار للفتوی انتهی وجزم به فی الاشباه واقره المصنف یعنی بحر الرائق میں بحوالہ جوہرہ نیرہ شرح مختصر قدوری امام صدر شہید سے منقول ہے۔ جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما کو بُرا کہے یا اُن پر طعن کرے وہ کافر ہے۔ اس کی توبہ قبول نہیں اور اسی پر امام دبوسی وامام فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے فتویٰ دیا اور یہی قول فتویٰ کیلئے مختار ہے اسی پر اشباہ میں جزم کیا۔ اور علامہ شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ غزی تمرتاشی نے اُسے برقرار رکھا اور یہ ظاہر کہ کوئی کافر کسی مسلمان کا ترکہ نہیں پاسکتا۔

درمختار صـ۲۸۳ میں ہے۔ موانعه الرق والقتل واختلاف الملتین اسلاما وکفرا لا ملتقطا یعنی میراث کے مانع ہیں۔ غلام ہونا اور مورث کو قتل کرنا اور مورث ووارث میں اسلام وکفر کا اختلاف تبیین الحقائق جلد ۶ صـ۲۴۰ اور عالمگیری جلد ۶ صـ۴۵۴ میں ہے اختلاف الدین ایضا یمنع الارث والمراد به الاختلاف بین الاسلام والکفر مورث ووارث میں دینی اختلاف بھی مانع میراث ہے۔ اور اس سے مراد اسلام وکفر کا اختلاف ہے۔ بلکہ رافضی خواہ وہابی خواہ کوئی کلمہ گو جو باوصف ادعائے اسلام عقیدۂ کفر رکھے وہ تو بتصریح ائمہ دین سب کافروں سے بدتر کافر یعنی مرتد کے حکم میں ہے۔

ہدایہ مطبع مصطفائی جلد اخیر صـ۵۶۳ اور درمختار صـ۶۲۸ اور عالمگیری جلد ۱ صـ۱۴۲ میں ہے۔ صاحب الهوی ان کان یکفر فهو بمنزلة المرتد بدمذہب اگر عقیدۂ کفریہ رکھتا ہو تو مرتد کی جگہ ہے۔ غرر متن درر مطبع مصر جلد ۱ صـ۳۴۹ میں ہے۔ وذو هوی ان اکفر فکالمرتد بدمذہب اگر تکفیر کیا جائے تو مثل مرتد کے ہے۔ ملتقی الابحر اور اس کی شرح مجمع الانہر جلد ۲ صـ۶۸۹ میں ہے۔ ان حکم بکفره باعتبار ارتکبه من الهوی فکالمرتد اگر اس کی بدمذہبی کے سبب اس کے کفر کا حکم دیا جائے تو وہ مرتد کی مثل ہے نیز فتاویٰ ہندیہ جلد ۲ صـ۱۲۶۴ اور طریقہ محمدیہ اور اس کی شرح حدیقہ ندیہ [illegible]

مصر جلد اول صفحہ ۲۰۶، ۲۰۹ اور برجندی شرح نقایہ جلد ۴ صفحہ ۲ میں ہے یجب اکفار الروافض
فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیا (الی قوله) وهؤلاء القوم
خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین کذا فی
الظهیریة یعنی رافضیوں کو ان کے عقائد کفریہ کے باعث کافر کہنا واجب ہے۔ یہ لوگ
دین اسلام سے خارج ہیں۔ اُن کے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں۔ ایسا ہی فتاویٰ
ظہیریہ میں ہے۔ اور مرتد اصلاً صالح وراثت نہیں۔ مسلمان تو مسلمان کسی کافر حتی کہ خود اپنے
ہم مذہب مرتد کا ترکہ بھی ہرگز اُسے نہیں پہنچ سکتا۔ عالمگیری جلد ۶ صفحہ ۴۵۵ میں ہے المرتد
لا یرث من مسلم ولا من مرتد مثله کذا فی المحیط۔ خزانۃ المفتین
میں ہے۔ المرتد لا یرث من احد لا من المسلم ولا من الذمی ولا من مرتد
مثله۔ یہ حکم فقہی مطلق تبرائی رافضیوں کا ہے۔ اگرچہ تبرا و انکار خلافت شیخین رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار نہ کرتے ہوں۔ والاحوط فیه قول المتکلمین انهم
ضلال من کلاب النار لا کفار وبه ناخذ اور روافض زمانہ تو ہرگز صرف
تبرائی نہیں بلکہ یہ تبرائی علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً
کفار مرتدین ہیں۔ یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے
بہت عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح میں ان کے عالم جاہل مرد عورت چھوٹے بڑے سب
بالاتفاق گرفتار ہیں۔

کفر اول۔ قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں کوئی کہتا ہے۔ اس میں سے کچھ سورتیں امیر
المومنین عثمان غنی ذوالنورین یا دیگر صحابہ یا اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھٹا دیں کوئی کہتا
ہے کچھ لفظ بدل دیئے۔ کوئی کہتا ہے یہ نقص وتبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے۔ اور جو
شخص قرآن میں زیادت یا نقص یا تبدیلی کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اُسے محتمل
جانے بالاجماع کافر مرتد ہے۔ کہ صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے۔ اللہ عزوجل سورۂ
حجر میں فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔ بے شک ہم نے
اتارا یہ قرآن اور بے شک بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ بیضاوی شریف مطبع

لکھنؤ صفحہ ۴۲۸ میں ہے۔
لحافظون ای من التحریف والزیادة والنقص جلالین شریف میں ہے۔
لحافظون من التبدیل والتحریف والزیادة والنقص یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم خود
اس کے نگہبان ہیں اُس سے کہ کوئی اسے بدل دے یا الٹ پلٹ کر دے یا کچھ بڑھا دے یا کچھ
گھٹا دے جمل مطبع مصر جلد ۲ صفحہ ۵۶۱ میں ہے۔ بخلاف سائر الکتب المنزلة فقد
دخل فیها التحریف والتبدیل بخلاف القرآن فانه محفوظ عن ذلك
لا یقدر احد من جمیع الخلق الانس والجن ان یزید فیه او ینقص منه حرفا
واحدا او کلمة واحدة یعنی بخلاف اور کتب آسمانی کے کہ ان میں تحریف وتبدیل نے دخل
پایا۔ اور قرآن اس سے محفوظ ہے۔ تمام مخلوق جن وانسان کسی کی جان نہیں کہ اس میں ایک
لفظ یا ایک حرف بڑھا دیں یا کم کر دیں۔ اللہ تعالیٰ سورۂ حم السجدۃ میں فرماتا ہے
وانه لکتب عزیز لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من
حکیم حمید ہ بے شک یہ قرآن شریف معزز کتاب ہے۔ باطل کو اس کی طرف
اصلاً راہ نہیں نہ سامنے سے نہ پیچھے سے۔ یہ اتارا ہوا ہے حکمت والے سراہے ہوئے کا۔ تفسیر
معالم التنزیل شریف طبع بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۵ میں ہے۔ قال قتادة والسدی الباطل
هو الشیطان لا یستطیع ان یغیره او یزید فیه او ینقص منه قال الزجاج
معناه انه محفوظ من ان ینقص منه فیاتیه الباطل من بین یدیه او یزاد
فیه فیاتیه الباطل من خلفه وعلی هذا المعنی الباطل الزیادة والنقصان
یعنی قتادہ سُدی مفسرین نے کہا باطل شیطان ہے۔ قرآن میں کچھ گھٹا بڑھا بدل نہیں سکتا۔ زجاج
نے کہا باطل کو زیادت ونقصان ہیں۔ قرآن ان سے محفوظ ہے۔
کشف الاسرار امام اجل شیخ عبدالعزیز بخاری شرح اصول امام ہمام فخر الاسلام
بزدوی مطبوع قسطنطنیہ جلد ۳ صفحہ ۱۸۸، ۱۹۰ میں ہے۔ کان نسخ التلاوة والحکم
جمیعا جائزا فی حیاة النبی صلی الله علیه وآله وسلم فاما بعد وفاته
فلا یجوز قال بعض الرافضة والملحدة ممن یتستر باظهار الاسلام وهو قاصد الی

فسادہ ھذا اجائز بعد وفاتہ الیشا زعم طان فی القرآن کانت آیات فی امامۃ علی وفی فضائل اھل البیت فکتمھا الصحابۃ فلم تبق باندراس زمانھم والدلیل علی بطلان ھذا القول قولہ تعالی انا نحن نزلنا الذکر وانالہ لحافظون۔ کذا فی اصول الفقہ لشمس الائمۃ ملتقطا۔ قرآن عظیم سے کسی چیز کی تلاوت وحکم دونوں کا منسوخ ہونا زمانۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم میں جائز تھا۔ بعد وفات اقدس ممکن نہیں۔ بعض وہ لوگ کہ رافضی اور زندیق ہیں۔ بظاہر مسلمانی کا نام لیکر اپنا پردہ ڈھانکتے ہیں۔ اور حقیقۃً انہیں اسلام کو تباہ کرنا مقصود ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بعد وفات والا بھی ممکن ہے۔ وہ بکتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آیتیں امامت مولیٰ علی اور فضائل اہلبیت میں تھیں کہ صحابہ نے چھپا ڈالیں۔ جب وہ زمانہ مٹ گیا باقی نہ رہیں اور اس قول کے بطلان پر دلیل خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے کہ بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ ایسا ہی امام شمس الائمہ کی کتاب اصول الفقہ میں ہے۔ امام قاضی عیاض شفا شریف مطبع صدیقی ص۳۶۲ میں بہت سے یقینی اجماعی کفر بیان کرکے فرماتے ہیں۔ وکذالک من انکر القرآن او حرفا منہ او غیر شیئا منہ او زاد فیہ یعنی اسی طرح وہ بھی قطعاً اجماعاً کافر ہے جو قرآن عظیم یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں سے کچھ بدلے یا اس موجودہ قرآن میں کچھ زیادہ بتلائے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مطبع لکھنؤ ص۲۱ میں ہے۔ اعلم انی رایت فی مجمع البیان تفسیر لشیعۃ انہ ذھب بعض اصحابھم الی ان القرآن العیاذ باللہ کان زائدا علی ھذا المکتوب قد ذھب بتقصیر من الصحابۃ الجامعین العیاذ باللہ لم یختر صاحب ذالک التفسیر ھذا القول فمن قال بھذا القول فھو کافر لانکارہ الضروری۔ یعنی میں نے طبری رافضی کی تفسیر مجمع البیان میں دیکھا کہ بعض رافضیوں کے مذہب میں قرآن عظیم معاذ اللہ اس موجود سے زائد تھا جن صحابہ نے قرآن جمع کیا عیاذاً باللہ ان کے قصور سے جاتا رہا اس مفسر نے یہ قول اختیار نہ کیا۔ جو اس کا قائل ہو کافر ہے۔ کہ ضروریات دین کا منکر ہے۔

کفر دوم۔ ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ودیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیائے سابقین علیہم الصلوات والتحیات سے افضل بتانا ہے۔ اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے باجماع مسلمین کافر بے دین ہے۔

شفا شریف ص۳۶۵ میں انہیں اجماعی کفروں کے بیان میں ہے۔ وکذالک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولھم ان الائمۃ افضل من الانبیاء اور اسی طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں۔ اُن غالی رافضیوں کو جو ائمہ کو انبیاء سے افضل بتلاتے ہیں۔ امام اجل نووی کتاب الروضہ میں پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام مطبع مصر ص۴۲ میں کلام شفا نقل فرماتے اور مقرر رکھتے ہیں۔ مولانا علی قاری شرح شفا مطبوع قسطنطنیہ جلد۲ ص۵۲۶ میں فرماتے ہیں۔ ھذا کفر صریح یہ کھلا کفر ہے۔ منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر مطبع حنفی ص۱۴۲ میں ہے۔ ما نقل عن بعض الکرامیۃ من جواز کون الولی افضل من النبی کفر وضلالۃ والحاد وجہالۃ وہ جو بعض کرامیہ سے منقول ہوا کہ جائز ہے کہ ولی نبی سے رتبے میں بڑھ جائے یہ کفر وضلالت وبیدینی وجہالت ہے۔

شرح مقاصد مطبوع قسطنطنیہ جلد۲ ص۳۰۵ اور طریقۂ محمدیہ علامہ برکوی قلمی آخر فصل اول باب ثانی میں ہے۔ واللفظ ان الاجماع منعقد علی ان الانبیاء افضل من الاولیاء بیشک مسلمانوں کا اجماع قائم ہے۔ اس پر کہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام اولیائے عظام سے افضل ہیں۔ حدیقۂ ندیہ شرح طریقۂ محمدیہ مطبع مصر جلد اول ص۲۱۵ میں ہے التفضیل علی نبی تفضیل علی کل نبی کسی کو ایک نبی سے افضل کہنا تمام انبیاء سے افضل بتانا ہے۔ شرح عقائد نسفی مطبع قدیم ص۱۱۵ پھر طریقۂ محمدیہ وحدیقۂ ندیہ ص۲۱۵ میں ہے۔ واللفظ لھما (تفضیل الولی علی النبی) مرسلا کان اولا (کفر وضلال کیف وھو تحقیر للنبی) بالنسبۃ الی الولی (وخرق للاجماع) حیث اجمع المسلمون علی فضیلۃ النبی علی الولی باختصار۔ ولی کو کسی نبی سے خواہ وہ نبی مرسل ہو یا غیر مرسل افضل

بتانا کفر و ضلال ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں ولی کے مقابل نبی کی تحقیر اور اجماع کا رد ہے کہ ولی سے نبی کے افضل ہونے پر تمام اہلِ اسلام کا اجماع ہے۔ ارشاد الباری شرح صحیح بخاری جلد ا صفحہ ۱۷۵ میں ہے۔ النبی افضل من الولی وھذا امر مقطوع بہ والقائل بخلافہ کافر لانہ معلوم من الشرع بالضرورۃ۔ نبی ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے۔ کہ یہ ضروریاتِ دین سے ہے۔

روافض کے مجتہدان حال نے اپنے فتووں میں ان صریح کفروں کا صاف اقرار کیا ہے:

یہ فتویٰ رسالہ تکملۃ رد روافض در رسالہ اظہار الحق مطبوعہ مطبع صبح صادق سیتاپور سنہ ۱۲۹۳ھ و سنہ ۱۸۷۶ء میں مفصل مذکور ہیں۔ جنہیں اس مقام کے متعلق یہ الفاظ ہیں:۔

فتویٰ (۱) چہ میفرمایند مجتہدین دریں مسئلہ کہ مرتبہ ولی مصطفیٰ علی مرتضیٰ علیہ السلام از سائر انبیائے سابقین علیہم السلام سوائے سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم افضل ست یا نہ بینوا و توجروا۔

الجواب:- افضل ست واللہ یعلم [مہر: ہو العالم ۱۲۸۳] الراقم میرآغا عفی عنہ

فتویٰ (۲) چہ میفرمایند دریں مسئلہ کہ در کلام مجید جمع کردۂ عثمان تحریف از تخریج آیات مدائح جناب امیر علیہ السلام وغیرہ واقع شدہ یا نہ۔

الجواب:- ایں امر بر سبیل جزم و قطع ثابت نیست لیکن متحمل ست۔ واللہ یعلم [مہر: ہو العالم ۱۲۸۳] الراقم میرآغا عفی عنہ۔

فتویٰ (۳) مسئلہ دوم۔ مرتبہ اہلبیت نبوی صلوات اللہ علیہم اجمعین سیما حضرت علی مرتضیٰ از سائر انبیاء افضل ست یا نہ۔

الجواب:- البتہ مراتب ائمہ ہدیٰ از سائر انبیاء بلکہ رسولان اولوالعزم سوائے حضرت خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ زیادہ بود در تبہ جناب امیر نیز۔ [مہر: سید علی محمد ۱۲۶۳]

فتویٰ (۴) مسئلہ ہفتم در قرآن مجید جمع کردہ عثمان تحریف و نقصان واقع شدہ یا نہ۔

الجواب:- تحریف جامع القرآن بلکہ محرق و محرف قرآن در نظم قرآن یعنی ترتیب آیات از کلام مفسرین فریقین و عنوان نظم قرآن مستغنی عن البیان و ہمچنیں نقصان بعضی آیات واردہ در فضیلت اہلبیت علیہم السلام مدلول قرائن بسیار و آثارات بیشمار۔ [مہر: سید علی محمد ۱۲۶۳]

روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیرو ہوتے ہیں اگر بفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کھلے کفروں سے خالی الذہن بھی ہو تو فتوائے مجتہدان کے قبول سے اُسے چارہ نہیں اور بفرضِ باطل یہ بھی مان لیجئے کہ کوئی رافضی ایسا نکلے جو اپنے مجتہدین کے فتوے بھی نہ مانے تو الاقل اتنا یقیناً ہوگا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہے گا۔ بلکہ انہیں اپنے دین کا عالم و پیشوا و مجتہد ہی جانے گا۔ اور جو کسی کافر منکر ضروریات دین کو کافر نہ مانے خود کافر مرتد ہے۔ شفا شریف صفحہ ۳۹۲ میں انہیں اجماعی کفر کے بیان میں ہے۔ ولھذا نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل او وقف فیھم او شک او صحح مذھبھم وان اظھر مع ذالک الاسلام واعتقدہ واعتقد ابطال کل مذھب سواہ فھو کافر باظہارہ ما اظھر من خلاف ذالک۔ ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا اُن کے مذہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جتاتا اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا ہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اس کے خلاف اُس اظہار سے کہ کافر کو کافر نہ کہا خود کافر ہے۔ اسی کے صفحہ ۳۲۱ اور فتاویٰ بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۲ اور درر و غرر مطبع مصر جلد اول صفحہ ۳۰۰ اور فتاویٰ خیریہ جلد اول صفحہ ۹۴، ۹۵ اور در مختار صفحہ ۳۱۹ اور مجمع الانہر جلد اول صفحہ ۶۱۸ میں ہے۔ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بالیقین خود کافر ہے۔ علمائے کرام نے خود روافض کے بارے میں بالخصوص اس حکم کی تصریح فرمائی علامہ نوح آفندی و شیخ الاسلام عبداللہ آفندی و علامہ حامد عمادی آفندی مفتی دمشق الشام و علامہ سید ابن عابدین شامی عقود جلد اول صفحہ ۹۲ میں اس سوال کے جواب میں کہ رافضیوں کے باب میں کیا حکم ہے۔ فرماتے ہیں:

هٰؤلاء الكفرة جمعوا بين اصناف الكفر ومن توقف في كفرهم فهو كافر مثلهم مختصرًا۔ یہ کافر طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں جو اُن کے کفر میں توقف کرے خود انہیں کی طرح کافر ہے۔ علامہ ابو سعود مفتی ابو السعود اپنے فتاویٰ پھر علامہ شرح فرائد سنیہ پھر علامہ محمد امین الدین شامی تنقیح الحامدیہ صفحہ ۹۳ میں فرماتے ہیں۔ اجمع علماء الاعصار علی ان من شك في كفرهم كان كافرا۔ تمام زمانوں کے علماء کا اجماع ہے کہ جو ان رافضیوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ تنبیہ جلیل مسلمانو اصل مدار ایمان ضروریاتِ دین ہیں۔ اور ضروریات اپنے ذاتی روشن بدیہی ثبوت کے سبب مطلقاً ہر ثبوت سے غنی ہوتے ہیں یہاں تک کہ اگر بالخصوص ان پر کوئی نص قطعی اصلاً نہ ہو جب بھی اُن کا وہی حکم رہے گا کہ منکر یقیناً کافر مثلاً عالم بجمیع اجزاء حادث ہونے کی تصریح کسی نص قطعی میں نہ ملے گی۔ غایت یہ کہ آسمان و زمین کا حدوث ارشاد ہوا ہے مگر باجماع مسلمین کسی غیر خدا کو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے۔ جس کی اسانید کثیرہ فقیر کے رسالہ مقامع الحدید علیٰ خد المنطق الجدید میں مذکور تو وجہ وہی ہے کہ حدوث جمیع ما سوی اللہ ضروریاتِ دین سے ہے۔ کہ اُسے کسی ثبوتِ خاص کی حاجت نہیں۔

اعلام امام ابن حجر صفحہ ۱۲ میں ہے۔ زاد النووي في الروضة ان الصواب تقييده بما اذا جحد مجمعا عليه يعلم من دين الاسلام ضرورة سواء كان فيه نص ام لا۔ یہی سبب ہے کہ ضروریاتِ دین میں تاویل مسموع نہیں ہوتی اور شک نہیں کہ قرآن عظیم جو بحمد اللہ تعالیٰ شرقاً غرباً قرناً فقرناً تیرہ سو برس سے آج تک مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود و محفوظ ہے۔

باجماع مسلمین بلا حکم و کاست وہی تنزیل رب العالمین ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو پہنچائی اور اُن کے ہاتھوں میں اُن کے ایمان اُن کے اعتقاد اُن کے اعمال کے لئے چھوڑی۔ آج کا ہر نقص و زیادت و تغیر و تحریف سے مصون و محفوظ اور ان کا وعدہ حقہ صادقہ انا له لحافظون میں مراد و محفوظ ہونا ہی یقیناً ضروریاتِ دین سے ہے۔ نہ یہ کہ قرآن جو تمام جہان کے مسلمانوں کے ہاتھ میں تیرہ سو برس سے آج تک

ہے۔ یہ تو نقص و تحریف سے محفوظ نہیں ہاں ایک وہم تراشیدہ صورت ناکشیدہ دندان غول کی طرح پوشیدہ غار سامرہ میں اصلی قرآن بغل کتمان میں دبائے بیٹھی ہے انا له لحافظون کا مطلب یہی ہے۔ یعنی مسلمانوں سے عمل تو اسی محرف مبدل ناقص ناکمل پر کرائیں گے۔ اور اس اصلی جعلی کو ہے براۓ نہادن چہ سنگ و چہ زر کی کھوہ میں چھپائیں گے۔ گویا حافظون کے معنی یہ ہیں کہ قرآن کو مسلمانوں سے محفوظ رکھیں گے۔ انہیں اس کی پرچھائیں نہ دکھائیں گے۔ بعض ناپاکوں نے اس سے بڑھ کر تاویل نکالی ہے کہ قرآن اگرچہ کتنا ہی بدل جائے مگر علمِ الٰہی و لوح محفوظ میں یقیناً بدستور باقی ہے۔ حالانکہ علمِ الٰہی میں کوئی شے نہیں بدل سکتی پھر قرآن کی کیا خوبی نکلی۔

توریت و انجیل درکنار مہمل سی مہمل ردی سی ردی کوئی تحریر جس میں مصنف کا ایک لفظ ٹھکانے سے نہ رہا۔ بلکہ دُنیا سے سراسر معدوم ہو گئی ہو علمِ الٰہی و لوحِ محفوظ میں یقیناً بدستور باقی ہے۔ ایسی ناپاک تاویلات ضروریاتِ دین کے مقابل نہ مسموع ہوں نہ اُن سے کفر و ارتداد اصلاً دفع ہوں ان کی حالت وہی ہے جو نیچریہ نے آسمان کو بلندی جبرئیل و ملائکہ کو قوتِ خیر۔ ابلیس و شیاطین کو قوتِ بدی حشر و نشر و جنت و نار کو محض روحانی نہ جسدی بنا لیا۔

قادیانی مرتد نے خاتم النبیین کو افضل المرسلین ایک دوسرے شقی نے نبی بالذات سے بدل دیا۔ ایسی تاویلیں سن لی جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً درہم برہم ہو جائیں بُت پرست لا الٰہ الا اللہ کی تاویل کر لیں گے کہ یہ افضل و اعلیٰ میں حصر ہے۔ یعنی خدا کے برابر دوسرا خدا نہیں۔ وہ سب دوسروں سے بڑھ کر خدا ہے۔ نہ یہ کہ دوسرا خدا ہی نہیں جیسے لا فتى الا علی لا سیف الا ذو الفقار وغیرہ محاورات عرب سے روشن ہے یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے۔ کہ ایسے مرتدانہ لیئام مدعیانِ اسلام کے مکر و اوہام سے نجات و شفا ہے۔

وَبِاللّٰهِ التوفيق وَالحمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالمين ◦

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے

وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ اُن کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذاللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سُنّی اور عورت اِن خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سُنّی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی۔ کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں، بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سُنّی تو سُنّی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام۔ جو اُن کے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا اُنکے کافر ہونے میں شک کرے۔ باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کیلئے بھی یہی سب احکام ہیں جو اُن کیلئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کرکے سچے پکے مسلمان سُنّی بنیں۔ وباللہ التوفیق واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سُنّی حنفی قادری
عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں

روافض کے اضافے

از

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش : الرضا پبلیکیشن ۳۷ میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۳

شائع کردہ رضا اکیڈمی ۵۲ ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

فروغِ اہلسنت کیلئے امام اہلسنت کا دس نکاتی پروگرام

(۱) عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں
(۲) طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں
(۳) مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں اُن کی کارروائیوں پر دی جائیں
(۴) طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔
(۵) اُن میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً و تقریراً و وعظاً و مناظرۃً اشاعتِ دین و مذہب کریں
(۶) حمایتِ مذہب و ردِّ بدمذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنّفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں
(۷) تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مُفت تقسیم کئے جائیں۔
(۸) شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبیٔ اعدا کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔
(۹) جو ہم میں قابلِ کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کرکے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انھیں مہارت ہو لگائے جائیں۔
(۱۰) آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایتِ مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلاقیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا کلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)

RAZA OFFSET Mumbai-3 • Tel.: 23456313